REGD No E-P.67
رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۶ | ۴ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۳ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ | ۴ جولائی ۱۹۵۷ء | ۲۶

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح

اہل جرمنی کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور سویڈن کے متعدد معززین۔ اخبار نویس، پریس فوٹوگرافرز اور ٹیلی ویژن رپورٹرز کی شمولیت

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کی مختصر خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اب ہفتہ زیر اشاعت میں اس بارہ میں قدرے تفصیلی معلومات موصول ہوئی ہیں۔ اس مبارک تقریب میں شرکت کی خاطر ربوہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنانے کے لئے حضور کے نمائندہ کے طور پر محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ ہمبرگ تشریف لے گئے۔ چنانچہ افتتاح کے بارہ میں جو اطلاع محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے برقیہ سے معلوم ہوئی وہ حسب ذیل ہے:-

"ہمبرگ ۲۲ جون ہمبرگ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کی تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی الحمدللہ۔ رسم افتتاح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ادا فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا ترجمہ جرمن زبان میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے کیا اس تقریب میں جرمنی کے علاوہ انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور سویڈن کے بہت سے معززین مہمان۔ اخبار نویس۔ پریس فوٹوگرافرز اور ٹیلی ویژن رپورٹرز بھی شامل ہوئے۔ مرزا مبارک احمد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر کو بابرکت کرے۔ اور اسے جرمنی میں اسلام کی آئندہ ترقی و اشاعت کا ایک اہم مرکز بنا دے اور اس کے ذریعہ اسلام اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام یورپ میں بلند ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین کا پیغام سنانے کے علاوہ محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی ایک عمدہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے احادیث نبویہ کی روشنی میں تعمیر مساجد کے نیک کام میں حصہ لینے کی فضیلت بیان کی۔ اور بتایا کہ ہمارے اعتقادات کے مطابق مسجد خدا تعالیٰ کی توحید اور مساوات انسانی کا ایک مقدس ظاہری نشان ہے۔ اس میں گورے کالے امیر اور غریب بڑے چھوٹے حاکم اور محکوم آقا اور ملازم میں کوئی تمیز نہیں سمجھی گئی۔ اور سب کو بلا استثناء ایک ہی صف میں کھڑا کیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں آپ نے اسلام کے زندہ خدا تک پہنچانے کی خصوصیات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ قرآنی پیشگوئیوں اور زمانہ کے تقاضوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہی اس زمانہ میں بھی اپنے ایک نیک بندے کو الہام کی روشنی سے منور فرما کر مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ اس کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور آج اس موعود کی جماعت اپنے موجودہ امام اور بانی سلسلہ کے دوسرے خلیفہ کی زیر قیادت دنیا میں خالص توحید اور سچے مذہب کو پھیلانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کر رہی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ صرف جرمن قوم ہی نہیں ساری دنیا اس سچائی کو قبول کرے گی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی مفصل تقریر آئندہ اشاعت میں درج کی جائے گی۔ حضرت اقدس کا پیغام درج ذیل ہے

اہل جرمن کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا پیغام

برادران اہل جرمنی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ہمبرگ کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد کو بھجوا رہا ہوں۔ افتتاح کی تقریب تو انشاء اللہ عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ادا کریں گے۔ مگر مرزا مبارک احمد میرے نمائندہ کے طور پر اس میں شامل ہوں گے۔ میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی مساجد کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے کہ مرزا مبارک احمد مولوی عبداللطیف صاحب سے مل کر ضروری سکیمیں ان کے لئے بنا کر لائیں گے تاکہ جلدی مساجد بنائی جا سکیں۔

خدا کرے کہ جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے۔ اور اپنی اندرونی طاقتوں کے مطابق جس طرح وہ یورپ میں مادیات کی لیڈر ہے روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائے فی الحال اتنی بات تو ہے کہ ایک جرمن نو مسلم زندگی وقف کر کے امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ مگر ہم ایک مبلغ یا درجنوں نو مسلموں پر مطمئن نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں مبلغ جرمنی سے پیدا ہوں اور کروڑوں جرمن باشندے اسلام کو قبول کریں۔ تا اسلام کی اشاعت کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت سخت گرمی کی وجہ سے کچھ علیل ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ جون۔ کل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نماز جمعہ کے لئے دھوپ میں نکلنے کی وجہ سے حرارت زیادہ دیر تک رہی اور سر درد کی بھی شکایت ہو گئی۔ احباب کرام حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— آجکل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو شدید کالی کھانسی کی شکایت ہے احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

قادیان ۲ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں

سالانہ جلسہ ۱۹۵۷ء

۶-۷-۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ اکتوبر کو یعنی دسہرہ کی تاریخوں کے بعد منعقد ہوگا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے دلاآورٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۷ء

قربانی کی روح

ہر سال عیدالاضحیہ کے موقعہ پر ہزاروں ہزار جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ جو درحقیقت آج سے قریباً چار ہزار سال پہلے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے بیٹے کی قربانی کی یادگار ہیں جبکہ آپ نے ایک رویا میں اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے دیکھا اور اس خواب کو ظاہری شکل میں پورا کرنے کے لئے بھی تیار ہو گئے اور اپنی عزیز ترین چیز کو بھی خدا کی راہ میں قربان کرنے سے نہ ہچکچائے اور بیٹا بھی ایسا وفادار نکلا کہ نہایت فرمانبرداری سے اپنی گردن ذبح ہونے کے لئے پیش کر دی۔ خدا تعالیٰ نے باپ بیٹے کی اس قربانی پر بہت خوش ہوا۔ دونوں کو بہت بڑی برکتوں سے نوازا۔ اور اُسی وقت سے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی رائج ہوئی۔ جس کی یادگار آجتک منائی جاتی ہے ـــــ البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس رویا کو ایک اور صورت میں بھی نہایت ہی احسن طور پر پورا کر دیا۔ جبکہ آپ اپنے شیر خوار لخت جگر کو اُس کی والدہ سمیت مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں محض خدا کے آسرا پر چھوڑ گئے۔

بہرحال اس تفصیل سے ہمیں اسباب کا تو کچھ ہی علم ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنے بیٹے تک کی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ اور درحقیقت اعلےٰ درجے کی نیکی کو انسان پا ہی نہیں سکتا جبتک کہ وہ اپنی عزیز ترین چیز کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ چنانچہ قرآن پاک میں خدا تعالےٰ نے اس عجیب نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا
مما تحبون۔

یہی وجہ ہے کہ حج کے موقعہ پر بعض حجاج کی طرف سے دی جانے والی قربانیوں کو خدا تعالےٰ نے شعائر اللہ میں شمار فرمایا ہے۔

اور فرمایا:۔

والبدن جعلنٰھا لکم من
شعائر اللہ۔

لیکن قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کے ساتھ ہی قربانی کی اصل روح کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور فرمایا:۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا
دماؤھا ولکن ینالہ
التقوٰی منکم (الحج ع)

کہ اے لوگو یہ جو تم نے اپنے جانوروں کو ہزاروں کی تعداد میں ہر سال اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے ذبح کر دیتے ہو۔ اُس کے ساتھ اگر تمہارے دلوں میں حقیقی تقویٰ پیدا نہیں ہوتا۔ تو یاد رکھو کہ پھر ان کے گوشت اور خون تو خدا تک نہیں پہنچتے۔ اس کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں وہ تو تمہارے دلوں میں وہ حقیقی روح پیدا کرنا چاہتا ہے، جو قربانی کا اصل مقصد ہے۔ اس کا منشاء تو یہ ہے ایک طرف تم اپنے ذبیحہ کی گردن پر چھری چلاؤ۔ تو دوسری طرف تمہارے نفس کا جانور ذبح ہو کر آستانہ الوہیت پر قربان ہو رہا ہو۔ اگر تمہاری قربانی میں یہ مقام حاصل ہو جائے تو سمجھو کہ تم نے قربانی کی روح کو قائم کر لیا ورنہ کچھ نہیں۔ اگر ہم اسلامی عبادات پر نظر غائر ڈالیں تو اُن سب کا نقطہ مرکزی ہمیں حصول تقوےٰ ہی نظر آتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی عمدہ فرمایا ہے

ہر نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس جب تک کسی انسان کی قربانی کے نتیجہ میں اس کے دل کے اندر تقویٰ پیدا نہیں ہوتا وہ قربانی کی روح حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے

پھر "قربانی" قرب سے مشتق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز خدا تعالےٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ ہم دنیوی معاملات میں بھی دیکھتے ہیں کہ ہر بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ایک طالب علم برسوں اپنی پڑھائی میں لگا رہتا ہے ایک کسان سردی اور گرمی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کام کرتا چلا جاتا ہے۔ پھر جا کر کوشش کے نتائج کو پانے کے قابل بنتا ہے۔ اور وہ مقاصد بھی بہرحال بہت ادنےٰ درجہ رکھتے ہیں۔ بمقابلہ اُن بلند مقاصد کے جو قرب الٰہی کے نتیجہ میں ایک انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ تو گویا ہر سال آنے والی عیدالاضحیہ ہمیں اسباب کی طرف توجہ دلاتی ہے جب تک خدا کی راہ میں کچھ ذبح نہ کیا جائے قرب الٰہی ممکن نہیں دنیا کے معمولی انسان کی ملاقات کے لئے انسان کو اپنا وقت اپنا آرام اپنا مال ذبح کرنے کی ضرورت ہے تو غور کیجئے پھر خالق ارض و سما کی خوشنودی اور اس کا وصال حاصل کرنے کے لئے انسان کو کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ انفرادی کوشش کے نتائج بھی انفرادی نتائج کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن جب ایک جماعت کی جماعت ایک ہی مقصد کے پیش نظر جدوجہد میں لگ جائے۔ تو اس کے نتائج کہیں زیادہ تسلی بخش ہوتے۔ اور پھر جب عمل میدان اس کا تجربہ ہو چکا تو شک کی کوئی گنجائش نہ رہی

چنانچہ دیکھیے آج سے اہم سال پہلے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیدالاضحیہ کے خطبہ میں جس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت کو مالی اور جانی قربانی کی طرف دعوت دی اور احباب جماعت نے اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی کی اس روح کو قائم رکھا تو آج ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد جماعتی مساعی کے نتائج نہایت واضح صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ پس اس کے مطابق اگر ہم اپنی ان کوششوں کو جاری رکھیں بلکہ پہلے سے زیادہ تیز کریں اور ہر مرکزی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانی میں حصہ لیتے چلے جائیں۔ تو وہ دن دور نہیں جبکہ یہ برگزیدہ جماعت اپنے مقصود کو پا لینے میں کامیاب ہو اور اس کے افراد قرب الٰہی میں ترقی کرتے چلے جائیں واللہ الموفق۔

(دو مفید رسالے:)

خلافتِ حقۂ اسلامیہ" اور "نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر

ـــــــ اور مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کا فرض ـــــــ

تمام مجالس اور احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر دو تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بعنوان بالا قادیان میں بھی کتابی صورت میں چھپ کر شائع کروا دی گئی ہیں جن کی قیمت ۱۲/ مقرر کی گئی ہے۔ اور مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہیں۔

ان ہر دو تقاریر کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان ہر دو تقاریر کا امتحان دینا ہر احمدی عورت و مرد پر (خواہ وہ ان پڑھ ہی ہو) فرض قرار دیا ہے۔ اور اول دوم رہنے والوں کے لئے انعام مقرر فرمایا ہے۔ تا جماعت احمدیہ کے دور حاضر کے یہ ہر دو نہایت ہی اہم مسائل جماعت کے بچے بچے کو ازبر ہو جاویں۔ اور تا وہ خلافت جیسی نعمت سے تاقیامت مستفید اور متمتع ہوتے چلے جاویں ـــــــ السلام

ہندوستان کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اِن ہر دو کتب کے امتحان میں اپنی جماعت کے خورد و کلاں سب کو شمولیت کی مؤثر رنگ میں تحریک کریں۔ اور فہرستیں تیار کر کے مرکز میں بھجوائیں اور پھر ان ہر دو کتب کے درس و تدریس کا پورا پورا انتظام رہیں۔ عنقریب امتحان کی تاریخ کا اعلان نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کیا جاوے گا

خاکسار مرزا وسیم احمد ـــــ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

کم و بیش ڈیڑھ ماہ پاکستان میں گذارنے کے بعد حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بخیریت قادیان دارالامان واپس تشریف لے آئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ آپ کی عام صحت اچھی ہے لیکن بوجہ ضعیف العمری طبیعت کمزور رہتی ہے۔ جو دوست آپ کو دعا کے خطوط لکھتے ہیں۔ آپ ان کے لئے التزام سے دعا کرتے رہتے ہیں۔ حضرت بھائی جی فرماتے ہیں کہ پاکستان میں قیام کے عرصہ میں قادیان سے غیرحاضری کی وجہ سے میں احباب کے خطوط کا جواب نہ دے سکا جس کے لئے میں احباب سے معذرت خواہ ہوں۔ احباب میری صحت کی بحالی اور انجام بخیر ہونے کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

افسوسناک خبر

ربوہ یکم جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بذریعہ تار یہ افسوسناک خبر دی ہے کہ بشیر احمد خان صاحب افغان و دیگے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن خان میر صاحب افغان کو مقام ٹل (ضلع کوہاٹ) میں شہید کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور آج ربوہ میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا (تفصیلات کی انتظار ہے) اس موقعہ پر ادارہ بدر مرحوم کے جملہ لواحقین سے قلبی حزن کے جذبات سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کئے جانے کے لئے دعا فرمائیں۔

خطبہ عید الاضحی

خدا تعالیٰ کے لئے کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹؍ اکتوبر ۱۹۱۶ء

چونکہ یہ پرچہ احباب کرام کے پاس عید الاضحیہ کے قریب ترین دنوں میں موصول ہوگا۔ اسلئے اس کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک پرانا مگر روح پرور خطبہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ــــ ایڈیٹر

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ

(سورۃ ابراہیم ۱۴ - ۳۴ تا ۳۹)

آج کا دن انسان کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے لئے دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں جاتی۔ ہر ایک وہ چیز جو انسان صرف کرتا ہے فنا ہو جاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہر ایک وہ چیز جو انسان کے پاس ہوتی ہے فنا ہو جاتی ہے۔ مگر جو چیز انسان خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ وہ کبھی فنا نہیں ہوتی۔ آج کا دن ہمیں اسی بات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کئی ہزار سال گذر گئے

قریباً چار ہزار سال

ہو گئے کہ ایک انسان نے خدا کے لئے کچھ قربانی کی تھی۔ اللہ کے حکم کے ماتحت اس نے اپنی بیوی اور بچے کو ایک ایسے جنگل میں جس میں نہ پانی تھا نہ کھانا۔ نہ محافظ تھا نہ نگہبان۔ لاکر ڈال دیا تھا۔ پھر خدا تعالےٰ نے اس قربانی کو ایسا قبول کیا کہ گو چار ہزار سال گذر گئے مگر آج تک لوگ اسے بار بار یاد کرتے ہیں۔ اور کوئی سال ایسا نہیں گذرتا کہ اس قربانی کو یاد نہ کیا جاتا ہو۔ بہت سے لوگ خدا کے حضور

اسی کی یاد میں قربانیاں

گذارتے ہیں۔

میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ رؤیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اسی رنگ میں پوری ہوئی۔ کہ آپ حضرت اسمٰعیل کو ایک جنگل میں چھوڑ گئے۔ یہی حقیقی تعبیر تھی اس رؤیا کی۔ وہ دراصل ایک پیشگوئی تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک وقت آئیگا جبکہ تم خدا کے حکم کے ماتحت اپنے لڑکے کو ایسے جنگل میں جہاں بظاہر زیست کا کوئی سامان نہ ہوگا۔ چھوڑ آؤ گے۔ اور اس کی بجائے قربانیاں ہوا کریں گی۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو یہی دکھایا کہ دُنبہ ذبح کرو۔ جس کو انہوں نے کر دیا۔ اب اسی کی یاد میں قربانیاں ہوتی ہیں۔

ہر ایک انسان اس نظارہ کو اس وقت تک سمجھ ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں نہ دیکھ لے۔ کہ ایک ایسی جگہ جہاں نہ سبزہ ہے نہ پانی۔ نہ پھل ہے نہ پھول۔ بلکہ کوئی کھیتی بھی نہیں ہوتی۔ اور اب تک نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں نے کھیتی کرنی چاہی ہے۔ مگر اس میں ناکامی ہوئی ہے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں منیٰ کے قریب نظر آتی ہیں۔ مگر وہ بھی خشک سی۔ ایسی حالت کے ہوتے ہوئے اب وہاں لاکھوں انسانوں کی بستی ہے۔ جنہیں

ہر ایک چیز عمدہ اور تازہ مل جاتی ہے

انگور اور انار جیسے عمدہ وہاں ملتے ہیں ویسے ہندوستان بھر میں میں نے نہیں دیکھے وہ ایسے اعلےٰ ہوتے ہیں۔ کہ کابلی اور قندھاری بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ادھر ایک انار ہوتے ہیں جن کے دانے خشک سے اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ایک بڑے دانے والے ہوتے ہیں ان کے دانے کھٹے اور ترش ہوتے ہیں۔ لیکن مکہ میں میں نے دیکھا ہے۔ انار کا دانہ بہت موٹا اور شیریں ہوتا ہے۔ اسی طرح انگور کا دانہ بڑا بڑا اور گول ہوتا ہے۔ اور نہایت شیریں۔ گنا سارے حجاز میں نہیں ہوتا۔ مگر مکہ میں بکتا ہے۔ سنگترہ شام وغیرہ سے چلا جاتا ہے غرض ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ میوے اور سبزیاں جمع ہو کر وہاں چلی جاتی ہیں۔ کیوں اس قربانی کے عوض میں جو حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔ اور اپنے لڑکے کو ایک عظیم الشان مذہب کی بنیاد کے طور پر ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آئے تھے۔ جہاں نہ پانی تھا نہ دانہ۔

پھر اسی قربانی کی یاد میں وہاں ایک

زمزم کا چشمہ

ہے ایک وقت تو یہ حال تھا کہ وہاں پانی کی ایک بوند نہ ملتی تھی۔ یا اب یہ حالت ہے کہ وہاں سے پانی کو کپیوں اور بوتلوں میں بند کر کے تمام جہان میں لے جایا جاتا ہے اور اس قدر پانی نکلتا ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمام دنیا میں جاتا ہے۔ وہاں کے لوگ پیتے ہیں اور یاد کرتے ہیں کہ یہ اس چشمہ کا پانی ہے۔ جو حضرت اسمٰعیلؑ کے پیاسے تڑپنے اور ایک قطرہ پانی کا نہ ملنے کے وقت نکالا تھا۔ اور آج اس میں اس قدر پانی ہے کہ ذرا بھی کمی نہیں آتی۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا تعالےٰ کسی کی قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ قربانی جو خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کی جاتی ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ بلکہ بہت سی برکات کا موجب ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کے حضرت ہاجرہؓ کو اور

حضرت اسمٰعیلؑ کو جنگل میں چھوڑنے کے متعلق

حدیث سے پتہ لگتا ہے اور کچھ بائیبل میں بھی اس کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ جب ان کو لے کر آئے۔ تو انہیں وہاں چھوڑ کر کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ تا یہ غافل ہوں اور میں ان کے پاس سے چلا جاؤں۔ ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشک پانی کی ان کے پاس رکھ دی۔ اور آپ نظر بچا کر چل پڑے۔ حضرت ہاجرہ نے آپ کو جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ ابن عباس کی روایت ہے کہ حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے پیچھے چلیں۔ اور کہا۔ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ یہاں نہ پانی ہے نہ کھانا۔ نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ آبادی۔ حضرت ابراہیمؑ نے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ پر رقت طاری تھی۔ اور آپ بول نہ سکتے تھے۔ حضرت ہاجرہؓ نے پھر کہا۔ کہ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ اس کا بھی انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ حضرت ہاجرہؓ نے کہا۔ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ پھر بھی آپ خاموش رہے۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا۔ کیا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکے کہ ہاں۔ اس سے زیادہ اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ نبیوں کا دل تو پہلے ہی بہت نرم ہوتا ہے۔ اور یہ نظارہ ہی ایسا تھا کہ سخت سے سخت دل رکھنے والا بھی پگھل جاتا

اس سے دیکھو۔ حضرت ہاجرہؓ کا ایمان کیسا مضبوط اور قوی تھا۔ وہ موقعہ ایسا تھا۔ کہ اگر وہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ چل پڑتیں۔ تو انہوں نے کیا کہنا تھا۔ یا کم ازکم ان کو پکڑ کر بیٹھ رہتیں کہ میں کہاں چھوڑ چلے ہو میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔ یا اگر یہ بھی نہ ہو سکتا تو ان کے پیچھے پیچھے ہی چل پڑتیں۔ اور اگر ان کے ساتھ نہ جاتیں۔ تو کسی بستی اور آبادی میں ہی چلی جاتیں۔ اس طرح کچھ حرج بھی نہ تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کو جو حکم ہوا تھا وہ تو انہوں نے پورا کر دیا تھا۔ اور حضرت ہاجرہؓ کو کوئی ایسا حکم نہ دیا گیا تھا۔ کہ وہ ضرور وہاں بیٹھی رہیں۔ کوئی کہے کہ حضرت ہاجرہؓ کو اس دردناک نظارہ کی وجہ سے اتنی ہوش ہی نہ رہی تھی۔ کہ ایسا کرتیں۔ اگر یہ بات مان لی جائے تو کم ازکم وہ یہ تو کرتیں۔ کہ روتیں۔ چیختیں۔ چلاتیں۔ اور شور مچاتیں۔ کہ یہ ہم سے کیا دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہمیں جنگل میں لاکر ڈال دیا گیا ہے۔ اور خود چلے گئے ہیں۔ مگر اس قسم کی کوئی ایک بات بھی ان کے منہ سے نہیں نکلی۔ بلکہ کہا تو یہی کہا کہ اذاً لا یضیعنا۔ اگر خدا کا یہ حکم ہے۔ تو

وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دیگا

نہ وہ روتی ہیں نہ چلاتی ہیں۔ نہ یہ کہتی ہیں۔ کہ میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ بلکہ خدا کا حکم سن کر کہتی ہیں۔ کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب پانی ختم ہوگیا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو سخت پیاس لگی۔ اور حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں ادھر ادھر بھاگی پھریں۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے نے اس جگہ ایک چشمہ پھوڑ دیا۔ اور پھر اس چشمہ پر ایک قافلہ لاکر ڈال دیا۔ اور وہیں ایک بستی بسا دی۔ اب وہاں ہر ایک نعمت ملتی ہے

اس سے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ سمجھایا ہے کہ دیکھو خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیمؑ خدا تعالےٰ کے نبی تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا اپنی شان کے مطابق کیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ ابھی بچے تھے۔ اگر وہ اس وقت کچھ نہ سمجھتے تھے۔ تو نہ سہی۔ لیکن ہر ایک مومن مرد اور عورت کے لئے

حضرت ہاجرہؓ کی مثال

موجود ہے کہ وہ نبی نہ تھی۔ ایک عورت تھی

اور کمزور دل عورت تھی۔ لیکن اسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑا جاتا ہے جو بالکل ویران اور غیر آباد ہے۔ کیا اس کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنا بچاؤ کرلے۔ مگر جب اس نے سنا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کیا گیا ہے۔ تو کہا کہ ہم یہیں رہیں گے۔ خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

میں نے حج کے موقعہ پر بڑے بڑے جسیم اور موٹے تازے مردوں کو اس لئے روتے دیکھا ہے کہ ان سے ان کے ساتھی جدا ہو گئے حالانکہ مگر ساتھی جدا ہو گئے۔ تو کیا ہوا۔ مکہ ایک شہر ہے کوئی ویران جنگل نہیں۔ رستے بنے ہوئے ہیں۔ ہر قسم کا انتظام موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے میں نے ساتھیوں کے جدا ہو جانے کی وجہ سے کئی ایک مرد دوں کو روتے اور چلاتے دیکھا ہے۔ لیکن دیکھو ہاجرہؑ ایک عورت ہو کر ایک ایسے جنگل میں رہتی ہے جس میں کھیتی تک نہیں ہوتی۔ اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں مل سکتا۔ کوئی آبادی نہیں۔ کوئی خبر گیراں نہیں۔ کوئی محافظ نہیں۔ لیکن جب اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے خدا کے حکم کے ماتحت یہاں چھوڑا گیا ہے۔ تو کہتی ہے۔ کہ خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

یہ کامل ایمان کی علامت

ہے۔ جب تک کسی میں ایسا ایمان نہ ہو اس وقت تک وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور جس میں ایسا ایمان نہ ہو۔ وہ یہ امید کیونکر رکھ سکتا ہے کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا

اس وقت خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت سے بھی ایسا ہی ایک معاملہ کیا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی ایک قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ان سے عہد لیا جاتا ہے۔ کہ

ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے

لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری بڑی ضروریات ہیں۔ ہم دین کے لئے کہاں سے خرچ کریں۔ حالانکہ وہ نہیں دیکھتے۔ کہ حضرت ہاجرہؑ سے زیادہ قربانی تو ان سے نہیں کرائی جاتی۔ اس کی قربانی کو دیکھیں۔ اور پھر اپنی قربانی پر نظر کریں۔ اور پھر حضرت ہاجرہ کے ایمان کو دیکھیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہاجرہ سے ابھی بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ یہ مرد ہیں اور وہ عورت تھی۔ پھر عورتیں بھی ان سے بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ ہاجرہؑ بھی ان کی طرح ایک عورت تھی۔ اور اسی آدم کی اولاد تھی۔ جس کی ہم سب ہیں۔ مگر جس ایمان کو اس نے ظاہر کیا۔ وہ تمام مردوں، عورتوں کے لئے قابلِ رشک ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کئی لوگ ایسے ہیں۔ کہ جن کو اگر دین کے لئے خرچ کرنے کو کہا جائے۔ تو آگے سے کئی قسم کی مجبوریاں پیش کر دیتے ہیں۔ اور کئی قسم کے عذرات گھڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک عید انہیں بتاتی ہے کہ خدا کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ

کبھی ضائع نہیں جاتی۔ آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ خدا کے لئے کسی نے کوئی قربانی کی ہو۔ اور اس کا نتیجہ اس کے حق میں عمدہ نہ نکلا ہو۔ بلکہ جس نے بھی خدا کے لئے قربانی کی ہے اس کیلئے خدا تعالیٰ نے ملائکہ مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ اس کی مدد اور تائید کریں۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ

بیج کی طرح

ہوتا ہے۔ کبھی کوئی زمیندار ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ جو زمین میں اس خیال سے بیج نہ بوئے۔ کہ اُسے بیج کے ضائع چلے جانے کا ڈر ہے۔ بلکہ وہ تو یہ سمجھتا ہے کہ جب میں کھیت میں دانے ڈالوں گا۔ تو وہ بہت زیادہ بڑھیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے جو خرچ کرتا ہے وہ بھی بیج کی طرح ڈالتا ہے۔ اور جس طرح کھیت میں ڈالا ہوا ایک دانہ سینکڑوں دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح خدا کے راستہ میں خرچ کرنے پر بہت کچھ ملتا ہے۔ اگر کوئی خدا کے لئے خرچ نہیں کرتا۔ تو اس کے لئے یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسے اس بات پر ایمان نہیں۔ کہ خدا کسی سے کچھ لے کر اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ اگر اسے یہ ایمان حاصل ہو۔ تو ضرور خدا کے لئے اسی یقین اور ایمان سے خرچ کرے۔ جس کے ساتھ زمیندار کھیت میں دانہ ڈالتا ہے۔ اور خوشی خوشی ڈالتا ہے کہ بہت زیادہ دانے حاصل ہوں گے۔ کوئی زمیندار مصیبت اور تکلیف سمجھ کر بیج نہیں ڈالتا بلکہ خوشی خوشی ایسا کرتا ہے۔ لیکن اس قدر افسوس کی بات ہے کہ دین کے راستہ میں خرچ کرنے والے اول تو اس خیال سے خرچ ہی نہیں کرتے۔ کہ ہمارا مال خرچ ہو جائے گا۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ وہ اس یقین اور ایمان کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جو کچھ دیا۔ وہ ضائع ہو گیا اس سے ہمیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جو میرے رستہ میں خرچ کرتا ہے۔ اُسے

سات سو گنا

بلکہ اس سے بھی زیادہ ہم دیتے ہیں۔ زمین میں بویا ہوا دانہ اس قدر دانے نہیں اُگا سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں سات سو نہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ دیتا ہوں۔ اور زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں اس کے متعلق

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال کو دیکھ لو۔ کہ کس طرح خدا کے لئے ایک

دانہ ڈالنے کے بدلے کروڑوں کروڑ دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو گیہوں بونے والا گیہوں ہی کاٹتا ہے۔ اور جو بونے والا جو۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کو ایک دانہ سے کئی قسم کے پھل اور میوے حاصل ہوئے۔ انہیں بچے بھی ملے۔ سلطنت بھی ملی۔ دولت بھی ملی۔ غرضیکہ ہر ایک چیز حاصل ہوئی یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے سے اس کے نتیجہ میں کئی قسم کی کھیتیاں نکلتی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ایک بچہ کو قربان کیا تھا۔ اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو کہا کہ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جاتے۔ اسی طرح تیری نسل بھی نہیں گنی جائے گی۔ اب دیکھ لو۔ کوئی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کو گن سکے۔ جس قدر دنیا میں

حضرت ابراہیم کی نسل کے آدمی

ہیں۔ اس قدر کسی اور انسان کی نسل ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور یہ نسل اتنی پھیلی ہے۔ کہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہیں جا سکتی۔ پھر اگر روحانی طور پر دیکھا جائے۔ تو تمام دنیا کا بیشتر حصہ حضرت ابراہیمؑ کو ماننے والا ہے۔ پھر مال و دولت کے لحاظ سے دیکھو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً چار ہزار سال تک اس کی نسل یا ان کے متبعین کے ہاتھوں میں حکومت رہی۔ اور اب عیسائی حکومت کر رہے ہیں۔ وہ بھی آپ کو مانتے ہیں۔ روحانیت کے لحاظ سے دیکھو تو جتنے بڑے بڑے نبی حضرت ابراہیمؑ کے بعد گذرے ہیں۔ وہ آپ ہی کی نسل سے تھے۔ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی کی نسل سے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی لکھا ہے۔ کہ میں بھی اسحٰق کی نسل سے ہوں۔ اس لئے آپؑ بھی حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہوئے۔ غرض کوئی نعمت ایسی نہیں جو ان کو حاصل نہ ہوئی۔ دنیا کے لحاظ سے حکومت اور طاقت روحانیت کے لحاظ سے دولت نسل کے لحاظ سے سب سے زیادہ نسل آپ کو ہی ملی اور وہ جگہ جو اس وقت تک بھی غیر ذی زرع ہے اس کو ایسی برکت نصیب ہوئی کہ اب سب کچھ وہاں پہنچتا ہے۔ بلکہ مکہ کے رہنے والوں کو کوئی کام ہی نہیں کرنا پڑتا۔ ان کو مکانوں کا کرایہ ہی اس قدر آجاتا ہے کہ ان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایک سو سے لے کر وہ تین سو تک ایک چھوٹے سے مکان کا کرایہ لیتے ہیں۔ پھر وہاں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے ان کی تجارت خوب چلتی ہے۔ اور وہ ان سے خوب نفع کماتے ہیں۔ پھر وہی

زمزم کا چشمہ

جو خدا تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے کھولا تھا۔ اسی کے پانی کی تجارت کرتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے مٹی کے برتن میں پانی بھر کر لے جاتے ہیں۔ جسے زمزمی کہتے ہیں اور دو روپیہ لے لیتے ہیں۔ غرض مکہ کو بھی خدا تعالیٰ نے ایسا آباد کیا۔ کہ اس کی نظیر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اور حضرت ابراہیم کی نسل کسی رنگ میں بھی گھاٹے میں نہیں رہی دنیا کی کوئی نسل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دراصل وہ قربانی ایک بیج تھا۔ جسے حضرت ابراہیمؑ نے ایک ایسی جگہ ڈالا۔ جہاں بظاہر اس کی ہلاکت تھی۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے لئے ڈالا گیا تھا۔ اسلئے اس قدر بڑھا کہ اس سے کروڑوں کروڑ دانے نکلے۔

کہتے ہیں

ایک بادشاہ

کہیں جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بڈھا آدمی ایسا درخت لگا رہا ہے۔ جو بہت دیر میں پھل دینے کے قابل ہو سکتا ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا۔ تم جو یہ درخت لگا رہے ہو یہ تمہیں کیا فائدہ دے گا۔ اس نے کہا۔ دوسروں کے لگائے ہوئے درختوں سے ہم نے فائدہ اُٹھایا ہے ہمارے لگائے ہوئے سے دوسرے فائدہ اُٹھائیں گے بادشاہ نے کہا "زہ" اس سے اس کی یہ مراد ہوتی تھی۔ کہ میں خوش ہوا ہوں۔ انعام دو۔ اس پر اس شخص کو چار ہزار انعام دیا گیا۔ انعام لینے کے بعد اس نے کہا۔ کہ دیکھئے۔ اس درخت نے ایک پھل تو مجھے اسی وقت دیدیا ہے۔ بادشاہ نے پھر "زہ" کہا۔ اور اُسے دوسری بار انعام دیا گیا۔ پھر اس نے کہا۔ اور لوگوں کو تو سال بھر میں ایک دفعہ پھل حاصل ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ میں نے بڑی نیک نیتی سے یہ درخت لگایا ہے۔ اس لئے مجھے

دو دفعہ پھل ملا

بادشاہ نے کہا "زہ" پھر اُسے تیسری دفعہ انعام دیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے کہا۔ چلو اب اس سے کچھ نہ پوچھنا چاہیئے یہ تو ہمیں لوٹ لے گا۔ یہ تو اس بادشاہ نے کہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ نہیں کہا اور نہ وہ دینے سے تھکتا ہے۔ کیونکہ اس کا خزانہ غیر محدود ہے۔ خدا تعالیٰ ایک ہی بیج سے آم۔ خربوزے۔ انار۔ انگور وغیرہ جس قدر بھی میوے ہیں اور جس قدر بھی نعمتیں ہیں سب پیدا کر دیتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہو سکتا ہے۔ اگر زمینداروں کو کوئی ایسا بیج مل جائے۔ جس سے وہ کروڑوں پھل حاصل کر سکتے ہوں۔ اور پھر ایک ہی بیج سے کئی قسم کے پھل میسر آسکیں۔ تو ان کے لئے

اکٹھی سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ وہ تو اپنا سب کچھ بیچ کر اور تمام زمینیں فروخت کر کے صرف ایک مربع زمین رکھ لیں اور اس زمین کو خرید لیں۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک ایسا بیج خداتعالیٰ کے حضور سے ملتا ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس کے لینے کی کوشش اور سعی کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی خیالی اور وہمی بیج نہیں۔ بلکہ حقیقی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پھل اس کی تصدیق کے لئے موجود ہیں۔

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیئے کہ

خداتعالےٰ کے راستہ میں دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں جاتی

عید منانے والے لوگ اسباب کو سوچیں کیا عید یہ نہیں بتاتی کہ خدا کے راستہ میں دی ہوئی چیز ضائع نہیں جاتی۔ پھر کیوں وہ خدا کے راستہ میں قربانی کرنے سے دل چراتے اور کتراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم اپنا مال اس طرح خرچ کریں گے۔ تو ضائع ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا خداتعالیٰ پر ایمان نہیں۔ اگر ان میں حضرت ہاجرہؑ جتنا ایمان ہوتا۔ تو وہ کبھی یہ خیال بھی نہ کرتے۔ اور دین کے راستہ میں اپنی جانوں اور مالوں وغیرہ کو خرچ کرنے سے ذرا بھی نہ گھبراتے۔ اور یقین رکھتے کہ اس طرح خرچ کرنے سے ہمارے اموال ضائع نہیں جائیں گے۔ بلکہ اس کے بعد اتنے انعامات حاصل ہوں گے۔ کہ جنہیں ہم شمار بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو یہ انسان کی کمزوری ہے۔ عید ہر سال اسی کمزوری کے دور کرنے کے لئے آتی ہے۔ تاکہ وہ لوگ جنہیں یقین نہ ہو۔ کہ کس طرح خدا کے راستہ میں ایک دانہ خرچ کرنے سے اس قدر پھل مل سکتے ہیں انہیں حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ دکھا دیا جائے۔ عید کو عام لوگ ایک عید سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل یہ ان کے لئے

تازیانہ عبرت

ہے۔ تاکہ وہ بیدار اور ہوشیار ہوں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں وہ وہی برکت حاصل کریں۔ جو انہیں حاصل ہوئی۔ مگر افسوس کہ بہت لوگ اس میں سستی اور کوتاہی کرتے ہیں ہماری جماعت کے لئے تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانی کا زندہ نمونہ

موجود ہے۔ جب آپؑ نے دعویٰ کیا۔ اس وقت آپ کی کیا حالت تھی۔ قادیان میں بھی اکثر لوگ آپ کو نہ جانتے تھے۔ اور آپؑ یہ دعوے سے کہتے۔ کہ کوئی اس بات کی تردید کرے۔ کہ دعوے سے پہلے میرے نام کوئی خط تک نہ آتا تھا۔ مگر خداتعالیٰ کے لئے قربانی کرے جس قدر اس کو پوشیدہ رکھا جائے۔ اسی قدر زیادہ خداتعالیٰ اسے ظاہر کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دنیا سے چھپانا چاہا۔ مگر خدا نے مجھے کھڑا کر دیا۔ اور ایسا کھڑا کیا کہ اب دنیا کے چاروں کونوں سے آپ کی

قربانی کے پھل

پیدا ہو رہے ہیں۔ کوئی افریقہ سے کوئی امریکہ سے کوئی ایران سے کوئی ہندوستان سے کوئی افغانستان سے کوئی یورپ سے غرضیکہ ہر علاقہ میں آپ کی شاخیں پھیل کر پھل پیدا کر رہی ہیں۔ پھر دیکھو۔ آپ کو کسی بات کی کمی رہی۔ آپؑ نے خداتعالےٰ کے لئے گالیاں سنیں۔ مگر گالیاں دینے والے آپؑ کو اس جوش سے گالیاں نہیں دیتے تھے جس جوش سے اب آپؑ پر درود بھیجنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ پھر آپؑ نے خداتعالےٰ کے لئے اپنے ایسے رشتہ دار اور دوست چھوڑے جو اپنی غرض اور مطلب کے تھے۔ لیکن ان کے بدلہ میں خداتعالےٰ نے ایسے رشتہ دار اور دوست دیئے۔ جو آپؑ کے نام پر جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں پہلے رشتہ دار اور دوست ان کا کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وہ ایسے تھے کہ جب تک حضرت صاحب ان کو دیتے اور اُن کی حاجتیں پوری کرتے وہ آپؑ کے ساتھ تھے۔ اور کچھ نہ دیتے تو الگ۔ لیکن ان کی بجائے جو خدا نے دیئے وہ ایسے تھے۔ کہ خود حضرت صاحب کو اپنے مال دیتے۔ اور اس بات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے

یہ کتنا بڑا فرق ہے

ایک تو اپنے مطلب کے دوست اور رشتہ دار تھے۔ لیکن ان کی بجائے جو خدا نے دیئے۔ وہ اس بات کی تمنا رکھتے تھے کہ ہم سے حضرت صاحبؑ کوئی خدمت لیں۔ تاکہ اس طرح ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔ تو ہر رنگ میں خداتعالےٰ نے آپ کو آپ کی قربانی کا بہت بڑھ چڑھ کر بدلہ دیا۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ساری دنیا آپؑ کے قدموں میں آگرے۔ کیونکہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے۔ مگر کہتے ہیں۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات

تمام مذاہب والے اس بات کو قبول کر رہے ہیں۔ کہ اگر دُنیا میں کوئی ایسا پودا ہے۔ جس سے ڈرنا چاہیئے۔ تو وہ وہی ہے جو مرزا صاحب نے لگایا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہمارے درخت نہیں بڑھ سکتے۔ جہاں ایک قوی درخت ہو۔ وہاں اور کوئی درخت پھل پھول نہیں سکتا۔ اور نہ ہی بڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح تمام مذاہب والے کہتے ہیں۔ گو یہ پودا ہی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہمارے درخت بھی نہیں بڑھ سکتے۔ بلکہ سوکھ رہے ہیں۔ حضرت صاحب کہتے ہیں کہ عیسائی مشنری اور ان کی عورتیں یہاں قادیان میں آیا کرتی تھیں۔ لیکن اب دیکھو کہ قادیان کے نام تک سے وہ کانپتے ہیں۔ اور کئی کئی میل دور سے گذر جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایسا زبردست پودا ہے کہ جہاں یہ ہو۔ وہاں ہمارے اُگانے سے کچھ نہیں اُگ سکتا ہمارے پودے اسی وقت تک اُگ سکتے ہیں۔ جبکہ اس سے دور ہی ہوں۔ اسی لئے اس سے دور دور ہی رہتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے یہ پودا وہاں بھی پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے پھر وہاں سے انہیں بھاگنا پڑتا ہے۔

پاک درخت

کے متعلق خداتعالےٰ فرماتا ہے اصلها ثابتة وفرعها فی السماء۔ اس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور اس کا پھیلاؤ آسمان ہوتا ہے۔ یہی بات ہم نے اس شجر کے متعلق دیکھ لی ہے۔ اور ہم نے تجربہ کر لیا ہے کہ اس کی موجودگی میں دوسروں کی کھیتیاں نہیں اُگ سکتیں۔ اور اگر اُگتی ہیں۔ تو خشک ہو جاتی ہیں۔ گو اس وقت ہماری جماعت کمزور ہے۔ مگر آثار بتا رہے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں باقی تمام پودے مرجھا رہے ہیں۔ اور ایک آئیگا۔ جبکہ بالکل خشک ہو جائیں گے اور سایہ کُن درخت صرف یہی ہوگا۔

ہمارے سامنے یہ نظیر موجود ہے

غیر اگر بے توجہی کریں تو کریں۔ مگر وہ جو اس خدا کے مامور اور نبی پر ایمان لائے۔ اور جنہوں نے اس کی بیعت کی۔ اور سب کچھ دیکھا۔ ان میں سے اگر کوئی اس طرح ناامیدی ظاہر کرے کہ اگر میں خدا کے لئے خرچ کروں گا تو ضائع ہو جائے گا۔ وہ بہت ہی قابل افسوس ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خداتعالےٰ کے لئے دی ہوئی چیز نہ کبھی پہلے ضائع ہوئی ہے۔ اور نہ اب ہو سکتی ہے تم نے تو حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ دیکھ لیا ہے پھر اپنے اپنے گاؤں میں دیکھ لو۔ کہ جنہوں نے اس سلسلہ کے لئے سچی قربانیاں کی ہیں۔ انہیں کیا کچھ حاصل ہوا ہے۔ جنہوں نے نہیں کیں بلکہ پھر گئے انہوں نے کیا کچھ نقصان اُٹھایا ہے۔

آخیر پر میں پھر بتا دیتا ہوں کہ عید میں کوئی کھیل نہیں۔ میلہ نہیں۔ تماشہ نہیں اسلام کی ہر بات میں حکمت ہوتی ہے پس عید میں بھی ایک بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ عید یہی بتانے کے لئے آتی ہے۔ کہ خداتعالےٰ کے لئے جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ بلکہ کئی گنا ہو کر ملتا ہے۔

پس جو لوگ خدا کے لئے خرچ کرنے میں سست ہیں۔ وہ

چُست ہو جائیں

تاکہ خداتعالےٰ کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کریں۔ اور جو چُست ہیں۔ وہ اور تیز ہو جائیں۔ کہ اس راستہ میں جس قدر تیزی دکھائی جائے۔ اسی قدر زیادہ بلندی حاصل ہوتی ہے۔

خداتعالےٰ ہماری جماعت کو اس بات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور عید سے سچی قربانی کرنے کا سبق سکھائے آمین ❊

(الفضل ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۱۶ء)

کلکتہ میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۲۶ ر مئی ۸ ½ بجے صبح احمدیہ دارالتبلیغ میں بصدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ یوم خلافت منایا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ مکرم جناب سید رشید الدین احمد صاحب نے خلافت کی عظمت و اہمیت پر تقریر کی۔ اور بعض حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد مکرم جناب امیر صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے اپنی علالت کے باوجود بیٹھ کر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ جس میں ضرورت خلافت اور اس کی اہمیت و عظمت کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ خلافت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے مقام سے انکار نہیں کیا جا سکتا نیز حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بزرگان سلف حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کی پیشگوئیاں اور تائیدات کی وضاحت فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جلسہ میں احمدی غیر احمدی سب بکثرت شریک ہوئے۔

خاکسار

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ

خطبہ جمعہ

سچا مومن وہ ہے جو خدا کے مقام اور اسکے رسولؐ کے درجہ میں فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھے

جو شخص بھی انکے درجے کو بڑھاتا یا گھٹاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم ہے اور اسلام کو بدنام کرتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ر جون ۱۹۵۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں ایک لفظ

ربانی کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کونوا ربّانیین (آل عمران ع) تم ربانی بن کے رہو۔ مختلف صحابہؓ نے مختلف اوقات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں سنی ہیں۔ ان کے مطابق بعض نے تو یہ کہا ہے کہ ربانی وہ ہیں۔ جو چھوٹے علوم پہلے پڑھاتے ہیں۔ اور بڑے بعد میں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت دی تھی۔ کہ ہم ہر شخص کو اس کے درجہ کے مطابق جگہ دیں۔ اگر ہم ہر شخص کو اس کے درجہ کے مطابق جگہ دیتے ہیں تب تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور نیک سمجھے جا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

جہاں تک مجھے یاد ہے

الفاظ یہ ہیں کہ امرنا ان ننزل الناس علیٰ منازلھم یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہر شخص کا جو درجہ اور مقام ہے۔ اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس کے ساتھ سلوک کریں۔ ان الفاظ میں درحقیقت اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ سچا مومن وہ ہے۔ جو خدا کو خدا کا رسول کو رسول کا اور صحابی کو صحابیؓ کا مقام دیتا ہے۔ بعض لوگ جو اس حقیقت کو مدنظر نہیں رکھتے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے رسول کو خدا کا مقام دے دیتے ہیں۔ جس سے خدا تعالیٰ کی ہتک ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ

رسولؐ کی شان

میں ایسے الفاظ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ

ھل کنت الا بشرًا رسولًا (بنی اسرائیل ع)

میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں مگر مسلمانوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ بشر نہیں تھے۔ بلکہ آپ کو بشر کہنا حرام ہے۔ اور جو شخص آپ کو بشر کہتا ہے۔ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ گویا انہوں نے رسول کو خدا کا مقام دیا ہے۔ حالانکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا۔ کہ خدا یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا ہے۔ اور انہیں خدائی کا درجہ دے دیا ہے۔ یہ تو آپؐ کا فتویٰ ہے۔ جو آپؐ نے یہود کے متعلق دیا۔ مگر مسلمانوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ آپ کو بشر کہنا بھی ناجائز ہے۔ حالانکہ

اصل نیکی یہ تھی

کہ خدا کو خدا کا۔ رسول کو رسول کا اور صحابی کو صحابی کا درجہ دیا جاتا۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا اور درجے گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا آدمی کبھی عزت نہیں پاتا۔ نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور نہ رسول کی نظر میں۔ کیونکہ وہ رسول کو خدا کے مقابلہ میں لا کھڑا کر دیتا ہے۔ مثلاً

مسیح ناصری کی اُمت نے

حضرت مسیح ناصریؑ کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے دن جب حضرت مسیحؑ سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے کہ خدایا میں نے تو کبھی ایسی بات نہیں کہی تھی۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے میرے مرنے کے بعد کیا ہے۔ اب آپ کا اختیار ہے کہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں۔ اور چاہیں تو سزا دے دیں۔ گویا جس کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی امت کے اس فعل پر فخر کرتا وہ خدا سے یہی کہے گا کہ خدایا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے میرے مرنے کے بعد کیا ہے۔ اب تیرا اختیار ہے کہ تو ان سے جو چاہے سلوک کرے۔ یہ تیرے بندے ہیں۔ تو چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے دے۔ مگر مسلمانوں نے اس سے بھی بڑھ کر کمال کر دیا۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مرید تھیں وہ قادیان میں آئیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں۔ تو ان کے پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے معلوم ہوتا ہے نور الدینؓ نے تجھ پر جادو کر دیا ہے۔ وہ آئیں تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر پھر کبھی پیر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو ان سے کہنا کہ آپ کے عمل آپ کے ساتھ ہیں۔ اور

میرے عمل میرے ساتھ ہیں

میں نے تو حضرت مرزا صاحب کو اس لئے مانا ہے کہ اگر آپ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی۔ آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے جب وہ واپس گئیں۔ تو انہوں نے پیر صاحب سے جا کر یہی بات کہہ دی۔ وہ کہنے لگا۔ یہ نور الدینؓ کی شرارت معلوم ہوتی ہے اسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے۔ تم تمہیں اس بارہ میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا۔ اور علیحدہ علیحدہ سب اکٹھے ہوں گے۔ تو تمہارے گناہ میں خود اٹھا لوں گا۔ اور تم دگڑا دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا۔ پیر صاحب ہم تو جنت میں چلے گئے۔ پھر آپ کا کیا بنے گا۔ وہ کہنے لگے جب فرشتے میرے پاس آئیں گے۔ تو میں انہیں لال لال آنکھیں نکال کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسینؓ کی شہادت کافی نہیں تھی۔ کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جاتا ہے۔ بس یہ سنتے ہی فرشتے دوڑ جائیں گے۔ اور ہم دگڑا دگڑ کرتے ہوئے

جنت میں داخل ہو جائیں گے

غرض عیسائی جس کو خدا قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ خدایا یہ تیرے بندے ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں سزا دے دیں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔ مگر مسلمان کہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو لال لال آنکھیں دکھائیں گے جس سے وہ ڈر کر بھاگ جائیں گے۔ اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غرض مسلمان اس معاملہ میں عیسائیوں سے بھی آگے نکل گئے الا ما شاء اللہ۔ وہ بزرگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت کے لئے رات دن کوششیں کیں۔ اور

اسلام کا جھنڈا بلند رکھا

میں ان کا ذکر نہیں کر رہا۔ جیسے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی ہیں یا حضرت احمد صاحب سرہندی ہیں یا حضرت سید احمد صاحب بریلوی ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے توحید کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ میں صرف ان بدبختوں کا ذکر رہا ہوں جنہوں نے دین کو ہنسی بنا دیا۔ اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دیں جو اُسے بدنام کرنے والی ہیں

ایک قصہ مشہور ہے

کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو بھیجا کہ جاؤ اور محمد رسول اللہؐ کو لے آؤ۔ وہ آپؐ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا کہ خدا نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ تب آپ چل پڑے تو راستہ میں کوہ قاف آ گیا۔ کہا کوہ قاف آسمان کے رستہ میں آتا ہے۔ اب جبریل کو رستہ نظر نہ آئے۔ ادھر جاتا ہے کبھی دائیں جائیں اور کبھی بائیں جائیں کبھی ادھر جائیں کبھی ادھر جائیں مگر کچھ پتہ نہ چلے کہ رستہ کون سا ہے۔ اُدھر آسمان سے خدا تعالیٰ نے اپنے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جبریل! انہیں لاتے کیوں نہیں۔ آخر گھبرا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی رستہ تلاش کرو۔ جبریل نے کہا کہ تو رہا ہوں مگر کچھ پتہ نہیں چلتا۔ آخر چلتے چلتے کچھ بھنگی جیسی فقیر نظر آئے۔ جو حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے ماننے والے تھے۔ جبریل ان کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہمیں تو کوئی رستہ نظر نہیں آتا آپ ہی بتائیں کہ اب

ہم آسمان پر کس طرح جائیں

وہ کہنے لگے کہ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ پہلے ہم بھنگ گھوٹ لیں پھر تمہیں بتائیں گے بیٹھ گئے انہوں نے بڑے اطمینان سے بھنگ گھوٹنی شروع کر دی۔ وہ پھر گھبرائے اور کہا کہ جلدی بتائیں بہت دیر ہو رہی ہے انہوں نے کہا آرام سے بیٹھو ابھی ہم بھنگ گھوٹ رہے ہیں۔ جب بھنگ گھوٹ چکے تو انہوں نے بھنگ کے نغدہ کا ایک گولہ سا بنایا اور "یا مولا علی"

کہہ کر زور سے کوہ قاف پر مارا۔ اس گڑے کا لگنا تھا کہ پہاڑ پھٹ گیا۔ اور رستہ بن گیا۔ جبریل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتے ہوئے خدا کے پاس پہنچے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا تھا اس نے آپ سے باتیں کیں جب باتیں ہو چکیں تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے کہا کہ الٰہی آپ نے جو اتنی تکلیف فرمائی ہے۔ تو اب ذرا اپنا دیدار بھی کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ ہٹایا تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی بیٹھے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی یہ دیدار تو زمین پر روزانہ ہو جاتا ہے۔ یہاں بلا کر آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا "اسی میں بھی رمز تھی" گویا نعوذ باللہ حضرت علی خدا تھے۔ اور معراج جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گئے تو اس میں بھی ایک رمز تھی یہ آجکل کے

مسلمانوں کی کیفیت ہے

مگر وہ متقی اور پرہیزگار جو اُمت محمدیہ میں لاکھوں لاکھ گذرے ہیں۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ میں صرف ان بھنگیوں اور چرسیوں کا ذکر کر رہا ہوں جن کا کام لوگوں سے بھیک مانگنا ہوتا ہے اور جو رات دن نشہ میں مدہوش رہتے ہیں اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جو اسے اعتراضات کا نشانہ بنانے والی ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے عمر بھر میں صرف ایک دفعہ ایک بھنگی فقیر سے شکست کھانی پڑی۔ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا "دلا کچھ دستگیر دے نام دا" میں اس وقت جوان تھا اور نیا نیا پڑھ کر نکلا تھا میں نے کہا۔ میں دستگیر کے نام پر کچھ نہیں دے سکتا۔ وہ بڑا ہوشیار تھا کہنے لگا "ہے کوئی خدا دے سوا کوئی دستگیر" یعنی کیا خدا کے سوا کوئی اور بھی دستگیر ہے۔ مجھے خاموش ہونا پڑا۔ پس جاہل فقیروں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے عجیب و غریب باتیں بنا رکھی ہیں۔ مگر جو حقیقی موحد تھے۔ انہوں نے اپنی جانیں دے دیں قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ جوتوں سے ماریں کھائیں۔ مگر اپنے عقائد میں انہوں نے تبدیلی نہیں آنے دی۔ مثلاً خلق قرآن کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مار کھا کر اپنے ہاتھ تڑوا لئے۔ مگر بادشاہ سے دبے نہیں وہ یہی کہتے رہے کہ قرآن نہیں مخلوق ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ کوئی

ایسی چیز نہیں جو پیدا کی گئی ہو۔ ایسا ہی کئی اور بزرگوں نے لوگوں سے ماریں کھائیں۔ جیل خانے دیکھے مگر پرواہ نہیں کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی روشنی سے آج

ساری دنیا منور ہو رہی ہے

یہ لوگ گو بعد میں آئے۔ مگر درحقیقت یہ بھی صحابی ہی ہیں اور ان پر وہ حدیث صادق آتی ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم کہ میرے سب صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ یہ لوگ بھی گو بعد میں آئے مگر اپنے قرب اور محبت کی وجہ سے صحابہؓ کے مقام کو پہنچ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی بنا پر ستارے بن گئے جن سے ایک دنیا راہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ ان لوگوں کی برکتوں اور رحمتوں سے جو لوگوں کو نفع پہنچا ہے۔ اس کے مقابلہ میں عوام کی کفر اور الحاد کی باتیں بالکل حقیر ہو جاتی ہیں۔ اور

یہی وجہ ہے

کہ کفر اور الحاد کے باوجود حقیقی موحد تھے۔ ان کی برکت سے خدا تعالیٰ کی باتیں دنیا میں قائم ہوتی رہی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھتی رہتی ہے۔ محمد فقیرا اپنے اعمال کے متعلق آپ جواب دہ ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں دے دیں۔ قیامت کے دن بڑے بڑے درجے حاصل کریں گے۔

عید الاضحیہ سے متعلق بعض مسائل

عید کا دن خواہ عید الفطر ہو یا عید الاضحیہ اپنے اندر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے اس اجتماعی عبادت پر خاص زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ حائضہ عورتوں کے متعلق فرمایا کہ اگرچہ وہ نماز میں شامل نہیں ہو سکتیں تاہم انہیں اجتماعی دعا میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہرحال اس دن بڑے، چھوٹے، عورت، مرد سب کو خاص اہتمام سے شرکت کی تاکید کی گئی ہے ایسے اجتماعوں کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ زینت کرنی اور خوشبو وغیرہ لگانی چاہیئے رسول اللہ صلعم کا طریق اور دستور بھی یہی تھا کہ آپ جمعہ کے دن عید کے دن اور حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عید الاضحیہ کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جبکہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلندی پر آجائے۔ لیکن عید الفطر کی نسبت یہ عید جلدی پڑھی جاتی ہے۔ ہاں نماز عید کا طریق وہی ہے جو عید الفطر کا۔ یعنی بغیر اذان و اقامت کے یہ نماز اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اس کے بعد ثنا پڑھے۔ پھر پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہے۔ ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ ان تکبیروں کے بعد سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی اور سورت بلند آواز سے پڑھ کر عام طریق کے مطابق دو رکعت پوری کرے۔

نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ دے یہ خطبہ بھی جمعہ کی طرح ہوتا ہے۔ مگر جمعہ کا خطبہ اگر نماز سے پہلے ہوتا ہے مگر عید کا خطبہ بعد میں۔

نماز عید ختم ہو جانے کے بعد عید کی قربانی کی جاتی ہے نماز سے قبل ادا نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر کوئی شخص نماز سے پہلے بکری وغیرہ ذبح کر بیٹھے تو یہ قربانی نہیں کہلا سکتی۔ ہر ایک خاندان کی طرف سے اگر ان میں صرف ایک کمانے والا ہو تو ایک بکری کی قربانی کافی ہے۔ لیکن اگر دو یا دو سے زیادہ کمانے والے ہوں تو ہر ایک الگ الگ قربانی کرے۔

اونٹ، گائے، بکرا، دنبہ، بھیڑ کی خواہ نر ہوں یا مادہ قربانی ہو سکتی ہے۔ بعض فقہاء نے بھینس کی قربانی کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ جو اونٹ اور گائے کی طرح سات افراد کی طرف سے ادا ہو سکتی ہے۔ اونٹ میں افضل تو یہی ہے کہ اس میں سات کس شریک ہوں لیکن دو کی افراد کی طرف سے بھی جائز ہے۔ اگر زیادہ کمانے والے ہوں تو ہر ایک کی طرف سے علیحدہ علیحدہ قربانی دینی چاہیئے۔ کسی فوت شدہ کی طرف سے یا آئندہ آنے والے کے لئے ثواب کی غرض سے قربانی کی جائے جائز ہے۔ آنحضرت صلعم نے تمام امت کی طرف سے ایک مینڈھا ذبح کیا تھا قربانی دو سال سے کم عمر کی نہیں ہونی چاہیئے لیکن اگر میسر نہ آسکے تو دنبہ یا بھیڑ ایک سال کی بھی جائز ہو سکتی ہے۔

قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ کان کٹے، سینگ ٹوٹے، اندھے کانے لنگڑے، نہایت دبلے بیمار جانور کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔ ہاں اگر سالم سینگوں یا کانوں والا جانور نہ مل سکے تو جس کا سینگ یا کان نصف سے کم ٹوٹا ہوا ہو تو وہ بھی جائز ہے مناسب تو یہی ہے کہ قربانی دینے والا شخص خود اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی اجازت سے کوئی دوسرا اس کو ذبح کر سکتا ہے۔ قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ وہ صدقہ نہیں ہوتا خود بھی کھا سکتے ہیں دوستوں کو بھی دے سکتے ہیں اور سکھا کر رکھ بھی سکتے ہیں۔ امیر غریبوں کو اور غریب امیروں کو دیں اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

قربانی کرنے والے کیلئے یہ مستحب ہے کہ وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی ذبح کرنے تک بال نہ بنوائے اور ناخن کٹوانے چھوڑ دے۔

تکبیرات التشریق

۹ ذوالحجہ کی صبح کی نماز سے ۱۳ ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک ہر نماز کے بعد بلند آواز سے بالفاظ ذیل تکبیرات ہیں۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد" ان اوقات کے علاوہ بھی ان ایام میں کثرت

زکوٰۃ کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ کر دے گا"

اگر احباب جماعت توجہ کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے بہت سے زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے لیکن احباب اس فریضہ کی ادائیگی سے غفلت اختیار کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی حفاظت کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ "زکوٰۃ ایک شرعی فرض ہے اور نہ دینے والے کو مرتد قرار دیا گیا ہے"

آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جب عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو ایسے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے سختی سے جنگ کی اور نادہندگان سے زکوٰۃ وصول کی اور تاریخ اسلام سوائے اس فریضہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جنگ کا ہونا ثابت نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرض کی ادائیگی کس قدر ضروری ہے پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کر کے اپنے ایمانوں کی حفاظت اور اپنے اموال کی پاکیزگی کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر بیت المال قادیان

عزلِ خلفاء کا ناپاک عقیدہ

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کوروال

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی۔

ان اللہ عزوجل مقمصک قمیصاً فلا تخلعہ

(مسند احمد بن حنبل)

کہ اللہ تعالے تجھے خلعت خلافت پہنائیگا تو تم اسے نہ اتارنا۔ اس حدیث سے مندرجہ امور بالکل واضح ہیں۔

(۱) حضرت عثمان کو اللہ تعالے نے خلیفہ بنایا۔ اور وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ تھے

(۲) اس میں پیشگوئی تھی۔ کہ بعض ایسے لوگ ہوں گے جو تمہیں خلافت سے دستبردار ہونے کے لئے کہیں گے۔ یہ مطالبہ غلط اور ناقابل قبول ہوگا۔

(۳) خدا کی دی ہوئی خلافت سے دستبردار نہ ہونا اور یوں اپنے عمل سے اس مطالبہ کی لغویت کو واضح کردینا۔ اور جب وہ وقت آگیا۔ اور ناسمجھ اور فتنہ پرداز لوگوں نے آپ سے مطالبہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا:-

"جو خدا نے مجھے پہنایا ہے
اسے میں پھینک نہیں سکتا"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جان دے دی۔ لیکن خلافت سے دستبرداری اختیار نہ کی۔ اور اپنے خون کے مقدس قطروں سے واضح کر گئے کہ

خلیفہ وقت جان کی قربانی دے
لیکن خلافت سے دستبردار
نہ ہو۔ کیونکہ خلافت سے دستبرداری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء
کے خلاف ہے۔

پھر یہی مضمون ایک دوسری حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

فان قمصک قمیصاً فان ارادک المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ

(ترمذی و ابن ماجہ مخلوطاً)

اے عثمان خدا تعالے تجھے ایک قمیص پہنائے گا بعض منافق لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ لیکن تم اسے ہرگز نہ اتارنا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عزل خلفاء کا عقیدہ یا مطالبہ پیش کرنے والے منافقین کا نام پاتے ہیں۔ اور یہ نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا:-

"قد استخلف اللہ علیکم
خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم

دیقیم بہ کلمتکم"

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

کہ اللہ تعالے نے تمہارے لئے ایک خلیفہ بنایا ہے تا اس کے ذریعہ تم میں الفت قائم کرے۔ اور تمہاری شوکت اور عظمت کو بڑھائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان واضح کرتا ہے کہ

(۱) حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب خدائی انتخاب تھا۔

(۲) خلیفہ کے ذریعہ مومنوں میں آپس میں الفت۔ اتحاد اور وحدت قومی پیدا ہوتی ہے اور جو شخص عزل خلیفہ کا عقیدہ پیش کرے۔ وہ اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے۔

(۳) خلافت کے ذریعہ سلسلہ کی شوکت دوبالا ہوتی ہے۔ اور جو خلافت کو مٹانا چاہے گویا وہ اسلامی عظمت کو مٹانا چاہتا ہے۔

کاش منکرین خلافت حقہ اور عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنے والے رسول کریم صلعم کے ارشادات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نصائح کی روشنی میں اپنے عقیدہ کا جائزہ لیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں عزل خلفاء کا مسئلہ دوبارہ اُٹھا۔ اور اسلام میں اس گروہ کا نام خارجی گروہ ہے۔ وہ اول حضرت علی رضؓ کو برحق اور سچا خلیفہ تسلیم کرنے کے دعویدار تھے لیکن مسئلہ تحکیم کی بناء پر انہوں نے حضرت علیؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ معزول ہو جائیں۔ کیونکہ تحکیم قبول کر لینے کے بعد وہ خلیفہ نہیں رہے مگر کیا حضرت علیؓ ان کے کہنے سے خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ کیا انہوں نے اس مطالبہ کی صحت کو تسلیم کر لیا۔ کیا آپ نے اسلام میں اس خطرناک عقیدہ کی روک تھام کے لئے اپنی جان کی بازی نہ لگادی۔ جب یہ سب کچھ ہوا۔ تو آج پھر اس مسئلہ کو اٹھانے کے کیا معنی ہیں۔ کیا ایسے لوگ پھر اسلام میں فتنہ کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خلافت کا حقدار کوئی اور نہ تھا۔ تو سنئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

"یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے جس کو چاہا خلیفہ بنادیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

خلیفہ اللہ تعالے بناتا ہے۔ اور یہ کہ انسانوں میں اسے معزول کرنے کی طاقت نہیں اس پر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا صرف ایک قول پیش کرنا چاہتا ہوں:-

"تم خوب یاد رکھو معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کرو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں یہ خدا تعالے کا اپنا کام ہے۔ ... خدا تعالے کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر خدا تعالے نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔ تو وہ مجھے موت دیدیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ ... میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے۔"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

کتنے دکھ کی بات ہے کہ جس مقدس انسان نے اتنے زور سے عزل خلفاء کے عقیدہ کی مخالفت کی اور جس کا ایمان تھا کہ خدا تعالے ہی خلیفہ بناتا ہے۔ آج اس کی اولاد اسی کے خلاف عقیدہ قدم اٹھا رہی ہے۔ خلافت کے عزل کے خواہشمند ہمیشہ سمجھتے رہتے ہیں کہ خلافت کا یہ شخص اہل نہیں معلوم ہے۔ لیکن خدا تعالے کی فعلی شہادت ان کے عقاید باطلہ اور خیالات فاسدہ کے خلاف ہوتی ہے۔ اور خدا تعالے اپنی فعلی شہادت سے ان لوگوں کا بطلان کرتا ہے۔ مثلاً

(۱) شیعہ آج تک کہتے ہیں کہ خلافت کا حق حضرت علیؓ کا تھا لیکن حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بن گئے۔ اور آج تک ہمارا ان سے یہی سوال ہے کہ جب حق حضرت علیؓ کا تھا اور خدا تعالے کی مشیت اور اس کا ارادہ یہی تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے خلیفہ ہوں تو کیا بندے خدا تعالے پر غالب آگئے (نعوذ باللہ) کیا حضرت ابوبکرؓ خدا تعالے سے قوی تر ٹھہرے مگر نہیں۔ خدا کا منشاء ہی صحیح تھا اور رسول کریم صلعم کی خلافت حقدار کو پہنچی۔ اور خدا تعالے کی فعلی شہادت نے بتلادیا کہ کون حق پر تھا۔ اور پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں آپ کے عظیم کارناموں نے اس پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ حق انہیں کے ساتھ تھا۔

(۲) اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زمانہ آیا خارجیوں نے ان سے معزول ہونے کا مطالبہ پیش کیا۔ لیکن حضرت علی حق پر تھے اور آپ نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ وہ مکرر ہے اور نہایت ہی خطرناک طور پر آپ سے لڑے۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ خارجی غلط راستہ پر گامزن تھے۔ اور حضرت علی رضؓ کی خلافت خلافت حقہ تھی۔

(۳) پھر وہ زمانہ آگیا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز خلیفہ ہوئے اور اہل پیغام نے انکار کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ اب یہ سلسلہ چند دن میں ختم ہو جائیگا لیکن خدا تعالے کی فعلی شہادت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا غلط تھا۔ ایسا کہنے والے اپنی زندگی میں ہی اپنے اقوال کی نادرستی کا مشاہدہ کر چکے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اسلام اکناف عالم میں پھیلتا چلا گیا۔ جگہ جگہ مشن قائم ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کو لے کر دنیا میں تشریف لائے اس مقصد کے حصول کے لئے پوری تگ و دو کی جانے لگی۔ اور اس کے کامیاب نتائج اور اس کے خوش کن اثرات مشاہدہ میں آنے لگے۔ اور اسلام کا تابندہ چہرہ نظر آنے لگا۔ اور یوں خدا تعالے نے آپ کی کامیابی و نصرت پا اپنی فعلی شہادت دی

(۴) اور پھر آپ کی خلافت کو مٹانے کیلئے مختلف تحریکات اٹھیں۔ جنہوں نے اپنا سارا زور آپ کو معزول کرنیکی کوشش میں صرف کردیا۔ پیغامیوں کی اعلانیہ اور خفیہ کوششیں مستریوں کا فتنہ اور ان کے ساتھ پیغامیوں کی امداد۔ مصری فتنہ کا پھر موجودہ فتنہ پردازوں کی جدوجہد اس کے علاوہ بیرونی مخالفین کی تمام کوششیں فتنہ احرار وغیرہ ان تمام مخالفتوں اور مخاصمتوں کے باوجود جماعت کو شاہراہ ترقی پر لے جانا وہ کارنامہ عظیم ہے۔ جو آپ کی خلافت حقہ پر بین دلیل ہے۔ اور عزل خلفاء کے عقیدہ کے سراسر غلط ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

(۷) غیر مبائعین نے ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو مندرجہ ذیل ہمیں خلیفے بنائے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ا

(باقی ص پر)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی عظیم الشان مہم

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ مولوی فاضل)

(۲)

ناظرین کرام سے نہایت ادب سے درخواست ہے کہ اس مضمون کو غور سے پڑھیں کہ کن پاکیزہ اغراض و مقاصد کے پیش نظر اس مقدس جماعت کا قیام ہوا۔ اور پھر اس کی تاریخ پر نظر کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصرت و تائید کی اور پاکباز افراد کی ایک فعال جماعت تیار ہو گئی۔ جو ہر زمانہ کی روحانی جماعت کی طرح بتدریج ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جس کے افراد اسلام کا زندہ نمونہ اور جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ (ایڈیٹر)

اب شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کی زبانی بھی جماعت احمدیہ کے کردار اور نمونہ کی شہادت سن لیجئے فرماتے ہیں:-

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر۔ مترجم مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار)

ہم نے اس وقت تک اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سلسلے کے مقدس بانی اور اس کے خلیفہ موعود جماعت احمدیہ کے موجودہ اولو العزم امام کی ہدایت کے مطابق جو کچھ کیا اس کا ایک مختصر سا خاکہ پیش خدمت کرتے ہیں۔

(۱) خالص اشاعت اسلام کے لئے دسمبر ۱۸۸۹ء سے دسمبر ۱۹۵۶ء تک یعنی کل اڑسٹھ سال کے عرصہ میں جو روپیہ جمع اور خرچ ہوا وہ کروڑوں تک پہنچتا ہے

(۲) لٹریچر کی اشاعت جو ممالک غیر میں ہماری طرف سے اس عرصہ میں ہوئی۔ اربوں صفحات پر مشتمل ہے۔

(۳) پھر ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے ہم نے قریباً تین صد گریجوایٹ مبلغین تیار کئے۔

(۴) اور غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے ہم نے جو اخبارات اور رسالے جاری کئے ان کی تفصیل یہ ہے

اخبارات

نمبر شمار	نام اخبار	زبان	مقام
۱	مسلم سن رائز	انگریزی	واشنگٹن (امریکہ)
۲	دی اسلام	جرمن	زیورچ (سوئٹزرلینڈ)
۳	الاسلام	ڈچ	ہالینڈ
۴	دی ٹروتھ	انگریزی	نائیجیریا
۵	البشریٰ	عربی	جبل الکرمل (فلسطین)
۶	اسلامی سویزین	سیلونی	کولمبو (سیلون)
۷	اسلام	انڈونیشین	انڈونیشیا
۸	احمدیہ گزٹ	انگریزی	واشنگٹن (امریکہ)
۹	البشریٰ	عربی	زنجبار (افریقہ)
۱۰	دی مارننگ کریسنٹ	انگریزی	سیرالیون
۱۱	دی سن رائز	انگریزی	گولڈ کوسٹ
۱۲	دی مسیح	انگریزی	سیلون
۱۳	ستیادوتی	ملیالم	مالابار (ہندوستان)
۱۴	ستانا دوجوان	اردو	مدراس (ہندوستان)
۱۵	بدر	اردو	قادیان (ہندوستان)

قرآن کریم کے تراجم

قرآن مجید کے تراجم جو مختلف زبانوں میں اب تک مکمل ہو چکے ہیں۔

۱۔ انگریزی ترجمۃ القرآن مع دیباچہ سوانح حیات حضرت سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ ترجمۃ القرآن بزبان سواحیلی (افریقہ)
۳۔ ترجمہ بزبان ڈچ ہالینڈ
۴۔ جرمن زبان
۵۔ روسی زبان
۶۔ فرانسیسی زبان
۷۔ اطالوی
۸۔ پرتگالی
۹۔ ہسپانوی
۱۰۔ یوگنڈا زبان (مشرقی افریقہ)
۱۱۔ انڈونیشین زبان

مساجد

نمبر شمار	نام ملک	تعداد
۱	انگلستان	۱
۲	ماریشس	۱
۳	امریکہ	۱
۴	انڈونیشیا	۳۴
۵	ملایا	۲
۶	گولڈ کوسٹ	۱۵۱
۷	نائیجیریا	۱۹
۸	سیرالیون	۲۵
۹	بورنیو	۳
۱۰	شام	۱
۱۱	فری ٹاؤن	۱
۱۲	ہالینڈ	۱
۱۳	فری ٹاؤن	۱
۱۴	مشرقی افریقہ	۱۲
۱۵	ڈیمی (زیر تعمیر)	۱
۱۶	سینٹ لوئیس زیر تعمیر	۱
۱۷	کولمبینڈ (نذر جمع کئے جا رہے ہیں)	۱
۱۸	ٹانگانیکا (زیر تعمیر)	۱

ان مساجد کی تعمیر پر کروڑوں روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ جو جماعت کے مرد و زن افراد نے ادا کیا ہے۔

مراکز تبلیغ

اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ممالک غیر میں جو مراکز تبلیغ قائم کئے گئے ہیں ان کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	تعداد مراکز
۱	انگلستان	۱
۲	امریکہ	۱۸
۳	جرمنی	۲
۴	ہالینڈ	۱
۵	سوئٹزرلینڈ	۱
۶	ٹرینی ڈاڈ	۱
۷	اٹیلیو	۱
۸	لبنان	۱
۹	سیرالیون	۱
۱۰	یوسیرالیون	۴۴
۱۱	فری ٹاؤن	۱
۱۲	سیلون	۳
۱۳	سنگاپور	۱
۱۴	دمشق	۱
۱۵	بورنیو	۵
۱۶	فلسطین	۱
۱۷	ماریشس	۵
۱۸	انڈونیشیا	۴۸
۱۹	برما	۱
۲۰	مشرقی افریقہ	۸
۲۱	نائیجیریا	۲۳
۲۲	گولڈ کوسٹ	۱
۲۳	مسقط	۱
۲۴	سپین	۱
۲۵	سکنڈے نیویا	۱

ممالک غیر میں عیسائی مدارس کے مقابلے میں ہم نے جو سکول کھولے اُن کی تعداد حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملک	تعداد سکول
۱	گولڈ کوسٹ	۱۲
۲	نائیجیریا	۱۰
۳	سنگاپور	۱
۴	فلسطین	۱
۵	سیرالیون	۴
۶	انڈونیشیا	۱
۷	مشرقی افریقہ	۱

اس مختصر سے خاکہ سے جو ہم نے اوپر دیا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۸۹ء میں آج سے تقریباً ستر سال پہلے اس جماعت کی بنیاد رکھتے ہوئے جو بات کہی تھی کہ (خدا تعالیٰ) اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔

وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی — اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔

دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلا دیں گے — اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے اور اس سلسلے کے کامل متبعین کو ہر قسم کی برکت میں دوسرے سلسلے والوں پر غلبہ دے گا۔

کس طرح حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ غلبہ جو ہمیں حاصل ہوا۔ تو طریق اختیار کرنے اور سچی قربانیوں کے نتیجے میں ہوا ہے اور ابھی کیا ہے — دیکھنے والے آئندہ دیکھیں گے۔ کہ اسلام کا پرچم کس طرح اس قلیل التعداد جماعت کے ہاتھوں دنیا کے تمام مذاہب کے پرچموں سے اونچا لہراتا نظر آئے گا۔

عزل خلفاء کا ناپاک عقیدہ

بقیہ صفحہ ۸

کی خلافت کو مشتبہ کر سکیں

(۱) حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ (۲) مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوریؓ (۳) خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم۔ یہ خلیفے انہوں نے بنائے۔ اور اپنے زعم میں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ "محمود" کو معزول کر دیا۔ مگر سید حامد شاہ صاحبؓ اور حضرت مولوی غلام حسن خان صاحبؓ دونوں حضرت امیر المومنین کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب کی کسی فرد نے بیعت نہ کی۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے حضرت محمود ایدہ اللہ کی خلافت حقہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی۔

پس قرآن مجید۔ آنحضرت صلعم۔ خلفاء راشدین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول سب ایک ہی اصل بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ اور اسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔ بالآخر حضرت مسیح موعودؑ کے ایک حوالہ درج کرنے پر مضمون کو ختم کیا جاتا ہے

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اُسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائیگا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے" (الحکم ۱۴ - اپریل ۱۹۰۸ء)

عبد الحمید چودہری لاہو کی کھلی چٹھی کا کھلا جواب

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ مدراس

عبد الحمید چودہری نسبت روڈ لاہور کی طرف سے مدراس کے ایک معاندِ احمدیت ہفتہ وار اخبار "دلچسپ" کی ۱۵ جون سنہ کی اشاعت میں میرے نام ایک کھلی چٹھی شائع ہوئی ہے۔ جس میں یہ استفسارات کئے گئے ہیں۔ کہ

۱۔ "کیا مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے؟" مسئلہ کفر و اسلام اور نماز جنازہ وغیرہ کے بارہ میں آپ کے صحیح عقائد کیا ہیں؟

۲۔ "مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے بارہ میں آپ لوگوں کے کیا عقائد ہیں؟

۳۔ آجکل مرزا محمود احمد پر جو الزامات پیدائشی احمدی لگا رہے ہیں۔ اس کے بارہ میں مرزا محمود احمد کیا صفائی پیش کر رہے ہیں؟

ان سوالات کی طرزِ تحریر بتاتی ہے۔ کہ یہ سوالات ایسے شخص کی طرف سے ہیں۔ جس نے پہلے منافقت اختیار کی اور بعد میں ارتداد اختیار کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف لوگوں میں منافرت اور اشتعال پیدا کرنے کی مہم جاری کی ہے۔

ایسے منافقین اور مرتدین کا وجود ہر مامور کی جماعت میں رہا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافق و مرتد وجود تھے۔ مگر ان کا ارتداد و نفاق اسلام کی ترقی میں روک نہ بن سکا

اسی طرح ان منافقین و مرتدین کا وجود سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں حائل نہ ہو سکے گا انشاء اللہ العزیز۔

اب متذکرہ بالا سوالات کو لیتا ہوں

امر اول کے جواب میں تحریر ہے۔ کہ

جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو قرآن مجید اور احادیث کی رو سے اس زمانہ کا امام مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتی ہے۔ چونکہ آپ کا ظہور پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے اس لئے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے قرآنی ارشاد کے مطابق اس امام الزمان پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اپنے دعوی کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفیٰ باللہ شہیداً"

(الحق ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد ا صفحہ ۲۱۲)

(ب) اب باقی یہ سوال رہ جاتا ہے کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا کی طرف سے فرض قرار دی گئی ہے سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴)

اُن لوگوں کے بارہ میں جنہوں نے آپ کی تکذیب کی۔ فرماتے ہیں۔ کہ

"میرا انکار میرا نہیں۔ بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھیراتا ہے۔

(الحکم ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

اور ایسے لوگوں کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے انکار و تکذیب کا راہ اختیار کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ

"خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں خدا فرماتا ہے۔ ان لوگوں کو بالکل چھوڑ دو۔ اگر وہ چاہے گا تو ان لوگوں کو خود درست بنا دیگا یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے۔ مداہنت سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے"

(بدر ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

پس یہ ہمارے عقائد ہیں۔ جن پر جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک قائم ہے۔ اور انشاء اللہ قائم رہے گی۔

امر دوم کے جواب میں تحریر ہے۔ کہ

ہم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی اور فرزند موعود اور مصلح موعود مانتے ہیں۔ جس کی عظمت و پاکیزگی پر الہامات ربانی شاہد و ناطق ہیں۔ آپ کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت نے شاندار ترقی کی ہے۔ اور کر رہی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اور ہزاروں غیر مسلم داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ یہ خدائی تائید و نصرت آپ کے خلیفہ برحق ہونے پر واضح دلیل ہے۔

امر سوم کے جواب میں تحریر ہے کہ حقائق مندرجہ بالا کی موجودگی میں اگر چند ناعاقبت اندیش اور حقیقت فراموش "پیدائشی احمدی" آپ کی ذات ستودہ صفات پر کوئی الزام بلا ثبوت شرعی لگاتے ہیں۔ تو خود قرآن مجید اولٰئک مبرؤن مما یقولون (سورہ نور) کے الفاظ میں اُن کی برأت و صفائی پیش فرما رہا ہے۔ اور ان الزام لگانے والوں کے متعلق "اولٰئک ھم الفاسقون" اور "اولٰئک عند اللہ ھم الکاذبون" کے سرٹیفکیٹ عطا فرما رہا ہے۔ کہ یہ منافق الزام لگانے والے فاسق اور جھوٹے ہیں۔

کسی کا "پیدائشی احمدی" ہو کر ایک پاکباز ہستی پر بلا ثبوت شرعی الزام لگانا اُس کی صحت کی دلیل نہیں۔ بلکہ وہ بہتان ہی قرار پاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے "صحابیہ رسول" کہلانے والوں کے اُس الزام کو جو حضرت عائشہ صدیقہ رض پر بلا ثبوت شرعی لگایا گیا۔ "بہتان عظیم" ہی قرار دیا ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کو بری اور ان الزام لگانے والوں کو کاذب اور فاسق قرار دیا ہے۔ پس میری طرف سے بلکہ ہر سچے احمدی کی طرف سے ان "پیدائشی احمدیوں" کو جو پاکیزہ ہستیوں پر بلا ثبوت شرعی الزامات لگانے کا ناپاک کھیل کھیل رہے ہیں۔ قرآن مجید کے متذکرہ بالا الفاظ میں ہی جواب پیش ہے۔ وہ قرآنی ارشادات کے مطابق اپنی موجودہ حالت اور پھر اخروی انجام پر نگاہ رکھیں۔ شاید اُن کے لئے اصلاح کی کوئی صورت نکل آئے۔ ورنہ اُن کا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو ان سے قبل مستریوں اور مصریوں کے فتنے کا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ کہ

لعل تاباں را اگر کوئی کثیف
دید بہ کاہد ضیاء روشنی جوہرے
طعنہ بر پاکان نہ بر پاکان بود
خود کشی ثابت کہ ہستی تاجرے

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کی پاکیزگی اور بڑھنے کا موجب ہوتی ہے۔

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہند

بنارس کینٹ

صدر۔ پروفیسر عبد السلام صاحب
زیرو مسجد احمدیہ محلہ نند لیسر بنارس چھاؤنی یوپی
سیکرٹری مال۔ عبد الستار صاحب
" تعلیم و تربیت۔ عبد السمیع خان صاحب
منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک

ہموسان

صدر۔ محمد سلطان صاحب
بمقام ہموسان ڈاکخانہ ریاسی۔ تحصیل راجوری۔ ضلع ادھم پور جموں کشمیر
سیکرٹری مال۔ عبد الرحمن صاحب " " "
" تبلیغ و تعلیم۔ محمد انور صاحب " " "
" امور عامہ۔ محمد رمضان صاحب " " "
منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک

جماعت احمدیہ بلاری

صدر۔ منظور احمد صاحب
بمقام بلاری ڈاکخانہ خاص ضلع بھاگلپور بہار
سیکرٹری۔ عبد الباری صاحب " "
بوجہ بقایا دار مشروط منظوری برائے چھ ماہ

جماعت احمدیہ گونڈہ

صدر۔ مرزا مرزا امیر بیگ صاحب
سیکرٹری۔ عبد الرزاق صاحب
منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک ہے
پتہ:۔ معرفت بختاور یہ گونڈہ۔ یوپی

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین
ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان

مکرمی حاجی عبد الغنی صاحب پراونشل امیر کشمیر کی پیرانہ سالی و ضعف کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیشن ۱۴۱۶ مورخہ ۲۰-۶-۶۰ مکرم حکیم غلام احمد صاحب میر یاڑی پورہ کو آئندہ کے لئے پراونشل امیر مقرر فرمایا ہے۔ جملہ عہدیداران و جماعتیں مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

سیرت آنحضرت صلعم (ہندی)

نظارت ہذا کی طرف سے سیرت آنحضرت صلعم بزبان ہندی کی اشاعت کے بارہ میں "بدر" میں بھی اعلانات ہو رہے ہیں اور انفرادی طور پر بھی بعض مخیر اور مستطیع احباب کی خدمت میں غلطیات کے لئے درخواست کی جا چکی ہے الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے فراخدلی کے ساتھ اس پر لبیک کہا ہے اور اپنے پیارے آقا رسول عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار کیا ہے۔ مگر سیرت کی اشاعت کے لئے اخراجات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس سے بہت کم رقم وصول ہوئی ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ جن مستطیع اور مخیر احباب تک ابھی نظارت کی درخواست نہیں پہنچی۔ وہ جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ اور فراخدلی کے ساتھ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور حضور کے اخلاق فاضلہ کے بارہ میں غیر مسلموں کے ایک طبقہ میں بعض شرارت پسند اور فتنہ پرور عنصر کے غلط پروپیگنڈا کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ بالخصوص گذشتہ ایام میں انگریزی کتاب "ریلیجس لیڈرز" کی اشاعت سے جو غلط تاثر پیدا ہوا ہے۔ وہ ہماری جماعت کے ہر فرد کے ان جذبات محبت و عقیدت سے جو اسے آنحضرت صلعم کی مطہر و مقدس ذات سے ہے یہ تقاضا کرتا ہے کہ اپنے غیر مسلم بھائیوں کی ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ تاکہ عظیم ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے درمیان محبت اور بھائی چارہ کی راہیں کھل جائیں۔

نظارت ہذا درخواست کرتی ہے کہ جن مخلصین نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ جلد متوجہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے عطیات نظارت ہذا کی امانت "...ن" میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احباب محتاط رہیں

معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص جو اپنا نام سراج احمد ولد حاجی محمد احمد زمیندار احمد آباد۔ نزد ناگپور کا بتاتا ہے۔ اس کی صحت بہت اچھی ہے۔ رنگ سانولا ہے۔ منہ پر داڑھی ہے۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ اس نے بعض مبلغین اور سلسلہ کے چند اخبارات کا نام یاد کیا ہوا ہے۔ اس کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ احمدی نہیں ہے۔ وہ مختلف جگہوں پر جا کر احمدیوں سے نامناسب طریق پر مالی امداد کا مطالبہ کرتا اور امداد حاصل کرتا ہے۔

بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دوست شخص مذکور سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

"اَے مسلم بھائی"

یہ کتاب ایک غیر مسلم دوست لالہ کانشی نام صاحب چاولہ کی تصنیف ہے جو انہوں نے خلوص دل سے ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے تصنیف کی ہے۔ اس میں انہوں نے بڑی محنت سے بہت سا مواد جمع کیا ہے اور بھارت کے موجودہ حالات میں یہ کتاب ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں طور پر پڑھے جانے کے قابل اور مفید ہے۔ اس کی قیمت فی جلد ۱/۸/- روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں درج ذیل پتہ پر طلب فرمائیں

ابو المنیر فخر الدین مالا باری کتب فروش قادیان۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تبلیغ کی آسان راہ

یوں تو سارا احمدی ہی ذریعہ تبلیغ سے بخوبی آگاہ ہے۔ لیکن سلسلہ کے اخبار کا زیر تبلیغ افراد یا کسی پبلک ریڈنگ روم کے نام جاری کرا دینا تبلیغ کی ایک آسان راہ ہے اس طرح صرف چند روپیہ میں سال بھر آسانی سے سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچ سکتا ہے!!

عید فنڈ کی کم از کم شرح

حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح سر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے۔ قیمت خرید کے اعتبار سے اُس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ وقت سے چار گنا زیادہ تھی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس چندہ کی شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی عید فنڈ میں ادائیگی نہیں کر رہے۔ جس کے نتیجہ میں اس مد میں آمد برائے نام ہو رہی ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں۔ اور حسب توفیق اور زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دیکر ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں اور عید کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

مرمت مقامات مقدسہ

اور

احباب جماعت کا فرض

گذشتہ دو سالوں کی غیر معمولی بارشوں اور سیلاب کے باعث قادیان کے مقامات مقامات مقدسہ اور ہمارے ایریا کے مکانات کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی غیر معمولی مرمت کے لئے خاص چندہ کی اپیل کرتے ہوئے پیشتر ازیں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مخلصین کو تحریک بھجوائی جا چکی ہے۔ اور عام اعلانات اخبار بدر کے علاوہ خاص سرکلر چٹھی کے ذریعہ بھی دوستوں کو اس اہم کام میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن اخراجات کے مقابل چندوں کی آمد برائے نام ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر دوستوں نے تا حال اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت کو پوری طرح سے مدنظر نہیں رکھا۔

مقامات مقدسہ کی حفاظت اور آبادی کا فریضہ ایک ایسی عظیم الشان خدمت ہے جس میں جماعت کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیئے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ خدمت کے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور یہ یقین رکھیں کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے شعائر کی حفاظت اور خدمت کی خاطر قربانی میں اپنا قدم آگے بڑھاتا ہے۔ وہ نہ صرف آخرت میں بہتر اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ بلکہ اسی دنیا میں ہی اللہ تعالےٰ اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت ڈالتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالےٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا"

پس جملہ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ خود بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں اور جماعت کے دیگر جملہ افراد کو بھی اس میں شامل کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مولوی بشیر احمد صاحب خادم معلم مدرسہ احمدیہ رشی نگر کے متعلق

ضروری اعلان

مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو نظارت ہذا کی طرف سے مدرسہ احمدیہ رشی نگر ڈاکخانہ شوپیاں کشمیر میں معلم کے طور پر رشی نگر بھجوایا گیا تھا اور ان کے ذمہ مدرسہ رشی نگر کی معلمی کے سوا کوئی کام نہیں کیا گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ از خود کشمیر کی جماعتوں کے دوروں کا پروگرام بناتے رہتے ہیں حالانکہ نہ تو نظارت ہذا کی طرف سے اور نہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ان کو کسی قسم کے دورہ کی اجازت دی گئی ہے اور نہ دورے کرنا انکے فرائض میں داخل ہے۔ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

خبریں

دلی ۳۰؍ جون - آج رات ۱۲ بجے کے بعد سے بین الاقوامی جیو فزیکل سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر دس ہزار سائنس دان کائناتی رازوں کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ جانیں گے کہ کن سیاروں کا کرۂ ارض پر اثر پڑتا ہے۔ یہ سال اٹھارہ ماہ کا ہوگا اور اس عرصہ میں تجربات پر ۱۸ کروڑ پونڈ خرچ ہوں گے۔ دنیا کے ۶۴ ممالک اس تجربہ میں حصہ لے رہے ہیں۔

تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کائنات کے راز جاننے کے لئے دنیا نے اس قدر یقین اور اعتماد کے ساتھ کوششیں شروع کی ہیں۔ تجربات کے لئے یہ وقت اس لئے رکھا گیا کہ ۱۱ گیارہ سال میں صرف ایک موقعہ ایسا آتا ہے جب سورج میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ تجربات میں مصنوعی چاند وغیرہ بھی خلا میں بھیجے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں دنیا بھر میں آبزرویٹریاں مشاہدات کریں گی۔ برطانیہ نے دو سو امریکہ نے ۲۶۲ آبزرویٹریاں مختلف علاقوں میں قائم کی ہیں۔ چین میں دو سو آبزرویٹریاں قائم کی گئی ہیں۔ فرانس نے شمالی افریقہ، سمالی لینڈ اور مڈغاسکر میں آبزرویٹریاں قائم کی ہیں۔ روس۔ قطب جنوبی میں مشاہدہ کرے گا۔ ہندوستان۔ جاپان وغیرہ ممالک بھی ان تجربات میں شریک ہیں۔

قاہرہ ۳۰؍ جون۔ یہاں پر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر اور یونان کے درمیان نہر سویز سے کنارے کنارے تیل کی پائپ لائن سے بچھانے کے سلسلہ میں مذاکرات آگے بڑھے ہیں۔

کراچی ۳۰؍ جون دولت مشترکہ کے باشندوں کو حاصل مراعات واپس لینے کے بعد حکومت پاکستان نے پاکستان میں رہنے والے ہندوستانیوں کے لئے یہ ضروری قرار دیدیا ہے کہ وہ وہاں پر رہائشی پرمٹ حاصل کریں۔

واشنگٹن ۳۰؍ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے اردن کو ۲ کروڑ ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ امداد نصف فوجی ساز و سامان کی صورت میں اور نصف اقتصادی امداد کے طور پر دی جائے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ اس وقت تک حکومت اردن کو ایک کروڑ ڈالر کی امداد پہلے ہی دی جا چکی ہے۔

کراچی ۳۰؍ جون۔ کل ایک ملاقات میں مرکزی وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ سرکاری افسران تمام ملک میں کمیونسٹوں کی گرفتاریوں کے سلسلہ میں اقدامات کر رہے ہیں۔ یہ فیصلہ پاکستان میں اور خاص طور پر مغربی پاکستان میں کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

سری نگر ۲۹؍ جون۔ کشمیر کے انسپکٹر جنرل مسٹر ڈی ڈبلیو بروڈ نے جموں اور سری نگر میں بم پھٹنے کے حالیہ واقعات پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ دھماکے دستی بموں کے پھٹنے کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ اور یہ تخریبی عناصر کی کارستانی ہے۔ جو ریاست میں خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں۔

لاہور ۲۹؍ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے مجلس احرار کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ جماعت امن عامہ کے لئے خطرہ بن گئی تھی

قاہرہ ۲۹؍ جون۔ مصر کے ایک اعلیٰ سرکاری ترجمان نے روز گذشتہ ایک براڈکاسٹ انٹرویو کے دوران قاہرہ ریڈیو پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ مصر کسی بھی قیمت پر اسرائیلیوں کو نہر سویز اور خلیج عقبہ کو استعمال کرنے کی اجازت نہ دے گا اور ہر ممکن طریقہ سے اس کی مدافعت کی جائے گی

بیروت ۲۹؍ جون۔ لبنان کے اخبارات نے لکھا ہے کہ شام اور اسرائیل کی سرحد پر خطرناک حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جھیل طبریہ کے علاقہ میں اسرائیل کی فوج جمع ہو رہی ہے۔ امریکی بحری بیڑہ کو بیروت پہونچنے کی ہدایت دے دی گئی ہے تاکہ جنگ شروع ہونے پر مداخلت کر سکے۔

نئی دلی ۳۰؍ جون روز گذشتہ مرکزی وزیر صحت مسٹر ڈی۔ پی کارکر نے کہا کہ انفلوائنزا کے مقابلہ کے لئے جلد سے جلد اگر انفلوائنزا کے ٹیکے دستیاب ہو سکے۔ تو بھی ماہ جولائی کے وسط سے قبل ان کا ملنا دشوار ہے اور وہ بھی بڑی قیمتوں پر ملیں گے۔ دنیا کے دوسرے ملکوں سے انفلوائنزا کے ٹیکوں کے بارہ میں جو دریافت کیا گیا اور اس سلسلہ میں جو جوابات موصول ہوئے ہیں ہمت افزا نہیں ہیں

دلی ۳۰؍ جون - نئی دلی کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ وزیر اعظم افغانستان سردار محمد داؤد خاں کے ہندوستان کے دورے کے بعد . . . . . ہندوستان آئیں گے۔ سردار محمد داؤد خاں نے اسی سال موسم سرما میں ہندوستان کے دورہ پر آ رہے ہیں

کراچی ۳۰؍ جون۔ مغربی پاکستان کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب نے کل ایبٹ آباد میں کہا کہ مغربی پاکستان میں ان کی وزارت جو گذشتہ مارچ میں معطل کر دی گئی تھی وہ ایک روز کے اندر اندر بحال کر دی جائے گی

واشنگٹن ۳۰؍ جون۔ صدر آئزن ہاور نے یہاں اسلامی ثقافتی مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے دنیا بھر کی ثقافت سائنس علوم اور طب کی زبردست خدمات انجام دی ہیں اسلامی روایات اور قدروں سے دنیا نے بہت فائدہ اٹھایا ہے انہوں نے کہا کہ امریکیوں اور مسلمانوں کے درمیان روابط بڑھنے سے دونوں کے درمیان مفاہمت اور نوع انسانی کی فلاح کا احترام پیدا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام عالم کے درمیان چند تعلقات کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے ہر شخص اپنے ضمیر کے مطابق کام کرکے دنیا میں امن کے استحکام کے لئے کام کر سکتا ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد صدر آئزن ہاور نے مسلمانوں کی طرح اپنے جوتے اتارے اور مسجد میں داخل ہوئے